السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

محترم سوال یہ ہے کہ بکر کا نکاح ٹیلیفون کے ذریعے قرار پاتا ہے ۔ کچھ عرصہ کے بعد بکر (بغیر ہم بستری کے) اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا ہے ۔ اب اس سلسلے میں حق مہر کہ کیا معاملہ ہوگا ۔ ؟ کیا حق مہر پورا ادا کرنا ہوگا یا کہ آدھ

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر منکوحہ کو خلوت صحیحہ اور مباشرت سے پہلے طلاق دے دی جائے تو اس صورت میں مقرر شدہ حق مہر کا نصف دینا ہوگا ۔ اور اگر عورت اس نصف حق مہر کو معاف کر دے تو اس کا بھی اسے اختیار ہے اور اگر خاوند پورا حق مہر دے دے تو یہ حسن سلوک ہے اور مستحب امر ہے ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَإِن طَلَّقتُموهُنَّ مِن قَبلِ أَن تَمَسّوهُنَّ وَقَد فَرَضتُم لَهُنَّ فَريضَةً فَنِصفُ ما فَرَضتُم إِلّا أَن يَعفونَ أَو يَعفُوَا الَّذى بِيَدِهِ عُقدَةُ النِّكاحِ وَأَن تَعفوا أَقرَبُ لِلتَّقوىٰ وَلا تَنسَوُا الفَضلَ بَينَكُم إِنَّ اللَّهَ بِما تَعمَلونَ بَصيرٌ البقرة 237

اور اگر تم ان عورتوں کو چھونے سے پہلے طلاق دے دو اور تم نے ان کا حق مہر مقرر کیا ہو تو تم پر مقرر کردہ حق مہر کا نصف ہے سوائے اس کے کہ وہ عورتیں معاف کر دیں (یعنی نصف حق مہر) یا وہ معاف کر دے (یعنی پورا دے دے) جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے ۔ اور اگر تم معاف کر دو (یعنی پورا حق مہر ادا کر دو) تو یہ تقوی کے زیادہ قریب ہے ۔ اور آپس کی فضیلت کو مت بھولو (یعنی جو اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر دی ہے)، بے شک اللہ تعالی جو تم عمل کرتے ہو اسے دیکھ رہا ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 2 کتاب الصلوۃ